یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون

الحمد للہ کہ دریں زمان برکت آوان رسالہ

# کاشف الظلام

## از القاء اوہام

علی بارز احکام بعض العوام فی المنام

از مصنفات مولوی مرزا محمد باقر بن علامہ فہامہ مولوی مرزا احمد علی مغفور مرحوم ساکن لکھنؤ محلہ غوث گنج۔

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی حلیۂ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی و مدح آئمہ ہدیٰ کہتا ہے
بندہ کمترین خادم مومنین محمد باقر بن علامہ فہامہ مولوی
مرزا احمد علی مغفور مرحوم کہ فضائل مآب کمالات انتساب
جناب مولوی مرزا رضا علی صاحب نے دربیان واقعہ عدیہ
رسالہ کاشف الحق واسطے تفہیم عوام کے اردو مین لکھہ کے
چہپوایا جو کہ طبع مین اوسکے کسیقدر تعجیل واقع ہوئی ہین
سبب بعض مدعیان علم و عمل و مفتیان مقام فرنگی محل کے اگرچہ
بظاہر ناقل الحق احق بالاتباع کے ہین لکن ماقل و کامل
خوب پہچانتے ہین کہ باطنمین بسبب کاشف الحق ہونے کے

بنظر عیب بینی و نکتہ چینی کے بنا بر شعر غیری جنبی و انا المعاقب بکلم

انکا نتیجہ سیابۃ المتندم ؛ القیاظ النهاجع و تنبیہ الرا قد نا کس لکہے

اونہین کتاب مذکور بنا بر مشہور بین الا عسلام از قسم

اضغاث احلام اور ناقض مدعاے مولف تہے بنا بر آن

کمترین نے ازالۃ الاوهام لاضغاث احلام لکہے بحولہ تعم

امید یہہ ہے کہ بعد ملاحظہ رسالہ ہذا بجاے اون لن

ترانیون کے اقیلو نی کہین پس مخفی نرہے کہ ابتدا

کتاب مین جو الحق احق بالاتباع لاعن مقصد بالنسبہ جاری

ہوا ہے تحقیق طلب ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے اگر بطور

حکایت ہے تو تیولون با فواہہم صادق ہے اور اگر بنا بر

اعتقاد ہے تو تقیہ اوس کا جو کہ اکابر اہل سنت سے مثل ابن

وردی و نور الدین شافعی سے مروی ہے جسکا خلاصہ

علی مع والحق مع علی ہے پس نتیجہ اسکا فعلی احق بالاتباع

ہے جو کہ خلاف مشرب صاحب کتاب ہے کیونکہ شعار

اونکا تفضیل مفضول ہے پہر ایسا لکہنا ہی فضول ہے اور

۴

فقرہ دار العلم و العمل بھی محل کلام ہے اگر بیان ماضی ہی تو گذشتہ را
صلوات اور اگر بیان حال ہے تو ادعائے محض ہے والا کوئی
نکوئی راجع کا مانع ہوتا یہہ تو طرز بازاری ہے جیسے علمار کو بیزاری
ہے اور گر استقبال کا حال کوئی جانتا نہین ہے لا یعلم نفس سے
ظاہر ہے قال ادنکو ہمارے یہان سے تلمذ ہے اقول اس
سے کیا مطلب ہے بنا بر اطلبوا العلم ولو بالصین کی جبکہ طلب العلم
اہل صین سے مامور ہے تو اہل فرنگی محل سے کیا مانع و فطور ہے
اگر مقصود بزرگی ہے تو استاد برحق کو نہ ہر کس و ناکس کو
استاد تو کیا اگر پدر بھی ناحق پر ہو تو ارشاد کرنا ضرور ہے
یا ابت انی اراٰک و قومک فی ضلال مبین شاہد ہے اور
موسیٰ نے بھی فرعون سے جسکے پرورش یافتہ تھے بدین سبب
مقابلہ کیا یہہ شیخی آپکی تو اعتباری ہے اگر تحقیق کرکے غور فرمائین
تو آپ ہمارے یہانکے شاگرد ہونے کا خود اقرار فرمائین انا
مدینۃ العلم و علی بابہا دلیل ہے جو کہ غیر از باب داخل مدینہ ہو
اسکو کیا کہتے ہین لیس شیعیان علی شیخ ہین شیعیان شیخین سے

قال صفحہ تین سطر نو کتب اہل سنت مین جو اہر تو ہم نہین اقول
نفی کتب سنیہ علی الاطلاق آپکی معقولیت سے بعید بلکہ ابعد ہے
جبکہ عدم الوجدان لا یدل علی عدم الوجود مقولہ اسلاف جو
ہے اگر عبقات الانوار از راہ تحقیق الحق مطالعہ فرمائین تو البتہ
کذب مدعا آپکا ظاہر ہو اور طالب حق کو بیان حق امام غزالی
حقیقت مین ہادی عظیم و کاشف الحق ہے واللہ یہدی من
یشاء الی صراط مستقیم جو کہ سر العالمین مین فرماتے ہین وہذا
تسلیم و رضا ثم بعد ذلک غلب الہوی لحب الریاسۃ والدینار
وفتح البلاد والامصار فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا
فبئس ما یشترون حیا ہو تو یہی بس ہے آگے ہوس ہے اور اگر
نفی کتب صحیحہ ہے یہہ تو سہو کاتب ہے افسوس تو یہہ ہے کہ
سہو کاتب و عالم مین تمیز نہین ایسے ہی عالم کہلاتے ہین قال
صفحہ چار سطر آٹھ صحیحین مین یہہ حدیث نہین ہے

اقول اگر ناظرین نے نہین پایا تو ممکن ہے
کہ تحریف واقع ہو وے جیسا کہ آپکی تحریر سے بھی ثابت ہوتا ہے

صفحہ آٹھہ سطر دو سواے چھپی ہوئیکی پس معلوم ہوا اگر قلمی قدیمی مین
اور کچھہ پایا جاوے تو پایۂ اعتبار سے ساقط ہے ثانیاً یہ کہ وجہ
اسکی یہہ ہو کہ چھپا باصلاح و اجماع علماء دار العلم والعمل چھپا ہو
پس یہہ اجماع بہی حجۃ صحت ہے سابق مین بہی ایسا واقع ہوا
ہے چنانچہ بعض شراح ہدایہ حنفی نے نقل کیا ہے کہ حدیث غدیر
کو علی الاطلاق حیوان مطلق حمیر و بغال پر جاری کیا اور فتویٰ
دیا بدین سبب علماء عصر نے شہر سے بدر کیا اور صحیح کی تصحیح کی
مصائب النواصب مین بجواب طائفہ گیارہ نواقض الروافض
کے سطور ہے ثانیاً یہہ کہ صحیحین مین نہین ہے تو نہین صحاح و صحاح
باقیہ مین تو باقی ہے بلکہ جو اونسے اصح ہے اون مین تو ہے جیسا کہ
آپ اپنی فضیلت صاحب رسالہ پر جتاتے ہین اگر ویسی ہی فضیلت
ہو تو مسلم ہے یا نہ اگر فرمائین کہ نہین تو کیا وجہ ہے کیا یون ہی بعید
جیسے کہتے ہین ایکا فرق بولتے ہین اور اگر صحیح و مسلم رکہیگا تو ہم اوسکی
تصریح لکہین گے قال صفحہ چار سطر آخر چند روز کی بات ہے اقول
کیا تعجب کی بات ہی یہہ تو خدا کے ہاتھہ ہے سو خدا ہی دیکہا ہو نے

سے پوچھئی احوال کہ آگ لینے کو جاویں پیمبری ہاجاے اگر

شاگرد استاد سے بڑھ جاے تو کیا جاے تعجب ہے یہ تو اوسکی

شان ہے کل یوم ہو فی شان ہے اگر مختصر معانی پڑھے ہوتے

تو اس شعر کا خیال ہوتا اشاب الصغیر وافنی الکبیر کر الغداۃ ومر العشی

آپ تو میرزاہد پڑہانیکے مدعی ہیں غلام یحییٰ میں مذاکرہ شیخ و تمثار

کا نہیں پڑہا میر کیا پڑہایا ہوگا معلوم ہوا کہ اضغاث الاحلام ہے

لہذا دعوے تعلیم باطل ہے افسوس کہ ایسی حضرات محمد فاضل

کہلاتے ہیں مقال صفحہ پانچ سطر آخر ولم ینقلہ المحققون اقول

آپ بھی محقق ہو کے سنائی مان لیتے ہیں قیاس سے نہیں

یہ کہتے ہیں لہذا ناظرین ایرادات پر کہہ لیتے ہیں اگر اپنا قول

بھی بیان کرتے ہیں تو بھی توضیح نہیں ہے اسواطیکہ نقل محققین

عد ائمہ واساطین حضرات ستنین عبقات الانوار سے کالشمس

فی رابعۃ النہار آشکار ہے اگر آپ نہ دیکھیں تو چشمہ آفتاب چہ گناہ

صادق ہے نورالدین شافعی فرماتے ہیں منکر اسکا قابل اعتنا

کے نہیں ہے امام غزالی نے تو ختم کیا قلم کو توڑ دیا اما جمعی علماء

الیسا ہین کہتے ہین امام رازی نے اربعین مین اس خبر کو قسم آحاد سے
لکہا ہے مفاتیح مین بتائید غیبی شان نزول بلغ کا قران ماننہ مین اکبر
واقعہ غدیر ہی لکہا ہے منکرین کو کیا ہے جلایا ہے حق بزبان جاری
ہوا ہے الحق یعلو ولا یعلی کے یہی معنے ہین اور علامہ زمخشری اور
محمد بن ابراہیم ثعلبی اور شیخ عبد الحق دہلوی اور مولوی ولی اللہ لکہنوی
نے بہی لکہا ہے کہ اکثر اصحاب و امہات مومنین تہنیت امیر المومنین بجا
لائے پس ساکنان دار العلم والعمل و معتقیان مقام غرنگی محل کیا
فتوے دیتے ہین یہ حضرات محققین ہین یا نہ یہہ بہی سنی سنائی ہے
لگے منقول شارح مقاصد جو کہ مطابق آپکے اعتقاد کے لکہتے ہین وہی
خاص محقق ہین قال صفحہ جلد سطر گیارہ کروہ لیتے ہین اقول اگر پنا
اور پڑھ پڑھ کے کہنا آپ ہی کا کام ہے کہ ابن الحدید کی تعلیمہ سے
ہم بہی کہینچے ہان جد بدوعلاہم سے اثبات کرتے ہین خصائص نسائی
کو کلاغ نے جو زری سمجہا اسکی کہہ نہ سمجا وہ عوام مین زوجہ وجہ
جھتی نسا رجو قران مین نسائکم جو شکلم آیا ہے کاتب یہی سمجہ کے

نسائیکو جوزی الکہہ گیا ہے اگر خصائص نسائیمین ہنو تو آپکی لن ترانیان بجا ہین
ہم پہلے سے عذر کرتے ہین اور سیر بہی آپ عذر کرتے ہین کیا کرین **قال** صفحہ
چہہ سطر آخر موفق بن احمد کی کتاب مطالب نہین **اقول** کیون نہین آپکی سمجہ کا
پہیر ہے خدا توفیق خیر دے کاتب نے محمد موفق لکہا ہے اور محمد بن احمد ذہبی کی فتح المطالب
فی مناقب علی ابن ابیطالب ہے اور لیجئے موفق بہی صحیح ہے مناقب کو کاتب نے مطالب
لکہہ گیا ہے موفق بن احمد معروف با خطب خوارزم کی کتاب مناقب ہے جسمین لکہا ہے
کہ حضرت فاروق نے اقرار مولائیت جناب امیرؑ کا کیا ہے ہمین خوف ایسی سمجہ سے
ہے کہ مبادا امام غزالی اور امام رازی اور علامہ زمخشری اور مقتدائے دہلوی اور
پیشوائے لکہنوی کو بہی کہین کہ سنی سنائی لکہتے ہین تحقیق نہین کرتے ہین یہہ سنی
نہین ہین اسواسطیکہ واقعہ غدیر کے قائل و ناقل ہین **قال** صفحہ سات سطر دوسری صحابہ
ہمارے مذہب کی کتاب نہین **اقول** کیون نہین آپکو کتب سیر کی سیر نہین ہوئی یہہ بلکہی ہے
علمائکو بہی جہوٹہا لاتے ہین محقق کب مانتے ہین ملا چلپی کشف الظنون مین لکہتے ہین کہ سیر صحابہ
عبد السلام خوارزمی کی ہے آپکا انکار ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ احمد اللہ صاحب فرماتے ہین کہ شافیہ کافیہ ابن
حاجب کی یا الفیہ ابن مالک کی نہین سننے والا کہیگا الحمد للہ کہ نیولائٹ پہلے لکہا نہین تو اوسکا کہنا
سند نہین **قال** صفحہ سات سطر آٹہہ ان کتابونکا خطبہ و دیباچہ کیا ہے **اقول** اسے کیا فائدہ ہے
کیا یہہ کتابین ممکن نہین اگر ہین تو کیا مطلب ہے اگر نہین تو

کیا محرف ہین جنکا احراق بدرجہ ثبوت کے ہے جب وہ ممکن
ہین پس یہہ کیون نہین ممکن ہین نہایت یہہ کہ ترتیب مین
کچھہ فرق کمی کے ہو تو بہی امکان سے باہر نہین ہان اگر سوال
کرتے کہ صحیح بخاری عربی ہے یا فارسی اگر عربی ہے تو بخارا
عرب سے نہین اگر فارسی ہے تو صحیح نہین ہے تو جواب اسکا
خالی اشکال سے نہ تہا قال صفحہ آٹھہ سطر نو صحیحین سے
نکالدیجی اقول یہہ بیان تو مکرر ہوا ہے کہ سہو کاتب ہے اور
تحریف صحیح بخاری تو آپکی بیان سے اور یہان علماء سابقین سے بدرجہ
ثبوت کے ہے پہر نفی کرنا صحیح نہین بہلا اگر اوسنے زیادہ تر
صحیح سے نکالدین جسکی تصریح کا وعدہ کیا ہے مانیگا یا
نہ مانیگا تو ہٹ دہرمی ہے کیا وجہ ہے مانیگا تو عین انصاف
ہے سفینی قتیبہ بن سعید بلخی مقتدائے بخاری ہین عبد الکریم
سمعانی نے اوصاف جلیلہ جمیلہ اونکے لکھی ہین ہو المحدث
فی الشرق والغرب لہ رحلۃ الی العراق والحجاز والمصر والشام

اور روایت کی ہے اوسنے ائمہ خمسہ حضرات اہل سنت نی
بخاری و مسلم و ابو داؤد و ابو عیسیٰ و ابو عبدالرحمن نے خصائص
نسائی مین روایت اونکی ابی عدی و عوف و میمون سے واقعہ
غدیر مروی ہے اسیپر بہی نہ مانیگا تو کیا صحیحین معتمد ثقلین
سے ہین اسکا کوئی مسلم قائل نہین ہے خاتمہ یہہ کہ جو کہ علماء
ہین نہ وہ کہ جو محمد فاضل ہین نفس مطلب کا لحاظ رکہتے ہین
نزاع لفظی کو توجہہ نہین کرتے ہین اگر کسے وجہہ سے کوئی غلطی
واقع ہوتی ہے سمجہہ لیتے ہین اگر سہو عالم بہی ہوتا ہے تو برا کہتے
ہین اگر اوسکے بحث مین فائدہ نہین ہوتا ہے تو توجہہ نہین کرتے
ہین اور کہتے ہین ان الانسان لیسادق السہو والنسیان اور
اگر فائدہ بین ہوتا ہے تو البتہ لے دیکرتے ہین ایرادات برکہنے
مین استعداد اپنی جتاتے ہین لیس اس جون و چرا کرنے سے خلافت
ثابت نہین اور نہ عدم نقل محققین یک من علم را دہ من عقل
با یہ معروف ہے انسان بہی عقل ہی سے مکلف ہے الا استغفر
مستثنیٰ ہین فافہم لعل اللہ یحدث بعد ذالک شدنا نہین تو ایسے

اعتراضات کا جو کہ کسی طرح قابل اعتبار نہین ہین اعتنا کرنا ضرور نہین ہے اسواسطے کہ قیل ان الالہ ذو ولد ، قیل ان الرسول قد کہن ، ما نجی اللہ والرسول معا من لسان الوری فکیف انا پس اگر طالب حق ہین تو لازم ہے کہ تردید مطالب کاشف الحق بالدلیل والبرہان فرمائین من الثقلین او من احدہما صحیحین سے کہ صحیح نہین ہین ورنہ پیروی حق کی کرین تاکہ الحق احق بالاتباع کی تصدیق ہو وفعلت فعلتک التی فعلتہا

تمت بتاریخ ہفتم ماہ رجب المرجب ۱۳۰۲ ہجری بمقام لکھنو محلہ وزیر گنج در مطبع اثنا عشری طبع شد

# صحیح نامہ رسالۃ ازالۃ الاوہام

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| لوح | ۵ | ازالۃ اوہام | ازالۃ الاوہام |
| رلوح | ۶ | علی بار اہام | علی ما رایہا |
| ۲ | ۳ | علامہ فہامہ | علامہ فہامہ |
| ۲ | آخر | کاشف الحق | کاسف الحق |
| ۳ | ۵ | لاضغاث احلام | اضغاث الاحلام |
| ۳ | ۱۳ | علی مع والحق مع علی | علی مع الحق والحق مع علی |
| ۴ | ۴ | اوگر استقبال | اور استقبال |
| ۴ | ۱۰ | ارائنک | ارایک |
| ۹ | ۴ | محمد موفق | محمد کو موفق |
| ۱۰ | ۱۰ | مانیگا یا | مانیگا یا نہ |
| ۱۲ | ۳ | والرسول معان | والرسول معاً |